منشور رسولان ہمہ محتاج نجاتم | باخاتم دہہ ائدہ منشور محمدی | تقویت بانوریہ انجیل و تجلیل | گویان صفت سیرت سبز و سجنی

منشور محمدی

چو منشور ظلمت ز داد جہان | ز فضل خدا خیلی مشہور شد | ہمہ عند یا تیپوا دراز د | بگنج عدم بار مستور شد | دلم گفت ناگہ بو صفر چیتم | عیان سر خاتم ز منشور شد

نمبر ۲۸ | مطبوعہ ۵ شوال المکرم سنہ ۱۳۰۱ ہجری روز شنبہ | جلد ۱۳

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فیضؔ مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر تن کو ہے ایک دین سے نسبت | ہے حمد خدا قلم کی ملت
پائین اس نے جو دو زبانین | بیکار انہین نہ لوگ جانین
دونون دیتے ہین گواہی | تحقیق ہے وحدت الٰہی
رکہتا ہے جو یہ چاک سینہ | ہے عاشق شاہد مدینہ
یہ وہ ہے کہ جسنے قبل آدم | آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکہا سر لوحہ زبرجد | منشور رسالت محمد
اللہ اللہ اے پیمبر | صدقے جاؤن فیض تجہ پر
آغاز نے تجہ سے پایا انجام | انجام کو تونے بخشا اعلام
تو جب سے ہے جب سے تو نہین تہا | رب سے کوئی رو برو نہین تہا
ای تجہ پہ درود اور مقرر | تیرے اصحاب و آل سب پر
ہے تیرے ہی فیض سے آغاز | منشور محمدی یہ ممتاز
پرچہ ہے اک حبیب تمثال | اب ختم ہوا ہے بارہوان سال
جوبن پر اسکے یہ جوانی | ہے لذت عمر جاودانی

ہونا ہے شروع اسکا فی الحال | اس چودہ صدیمین تر ہوا زمانہ
عاشق کی بجا ہے ناشکیبی | ظاہر ہے اسکی دلغریبی
کلمہ پڑہتے ہین اسکا ہر آن | راہب قس اہل صلبان
آمادہ ہے غیر دین سے رد پر | نازان ہے بہت تری مدد پر
امت سے تری ہی ہے امید | رکہیگی عزیز اسکو جاوید
کہتا ہے سب سے یہ پکارے | ای مومنوای نبی پیارے
دیکہو مرے ہمتم کی قسمت | حق نے اسے دی ہے کیا سعادت
وہ مرد شریف پاکدین ہے | اسلام کا دل ہے جو معین ہے
مین سعی سے اسکے ہون گرامی | وہ میرے سبب ہوا ہے نامی
سنکر مری معدلت بیانی | لازم ہے تمکو قدر دانی
ہے تم کو ضرور گر ہو دیندار | دل سیچکے ہو مرے خریدار
قیمت مین بے بہا ہون لیکن | طے نا مرا مفت یون ہے ممکن
تم حق شیوع ہمتم کو | فورًا زر نقد پانچ ہیجو
زر پاسے بدل وہ مرد دانا | کرتا رہیگا مجہے روانا
ہر عشرہ مین سال بہر تک اکبار | حاصل مرا ہوگا تم کو دیدار

رسید زر

مہتمم مشکور ہے ان عنایت فرماؤن کا جنہون نے از راہ الطاف و عنایات مندرجۂ ذیل قیمت اخبار روانہ فرمائی

جناب حاجی احمد محی صاحب جیت پور ۰۸ ر

جناب ڈاکٹر حافظ عبد الحکیم صاحب ہوشنگ آباد ۰ ر

جناب سید مظہر حسن صاحب تعلقدار سرائے سبحن ۰ ر

جناب منشی حسن علی صاحب کشمیر ۰ ر

جناب سید شاہ جلال صاحب پوسٹل انسپکٹر دہلی ڈویژن ۰ ر

جناب عبد الحمید صاحب سوداگر دارجلنگ ۰ ر

جناب شفقت اللہ صاحب بانس بریلی ۰ ر

جناب سید جمال الدین حسینی صاحب سررشتہ دار دار الغرب سرکار عالی ۰ ر

جناب محمد داؤد موسیٰ جی صاحب ٹیٹمو ۰ ر

قبول اسلام

واقعہ ۵ شعبان ۱۳۰۱ھ ہجری کو بروز جمعہ ایک عورت اور ایک مرد ہندو خارکش برضا و رغبت خود بٹالہ ضلع گورداسپورہ مین دولت ایمان سے مالا مال ہوے مرد کا نام جہالت لہنا تہا اسلامی نام دین محمد رکہا گیا اور عورت کا نام جیو تہا رحمت بی بی رکہا گیا خداوند کریم ان کو صراط مستقیم پر قایم رکہے آمین۔ مزید بران نہایت خوشی کی بات ہے کہ منشی عبد العزیز صاحب نو مسلم دینانگری جو عرصہ دراز سے مشرف باسلام ہوے ہین اور اب امرتسر مین رونق افروز ہین ان سے بی بی جوابہی تک مشرف باسلام نہین ہوے تہے اب ۳۰ ماہ مذکور کو بٹالہ مین نہایت خوشی اور صدق دل سے مشرف باسلام ہوے اور اسی روز منشی صاحب موصوف نکاح کرکے اسکو اپنی سالہ امرت سر لیگئے ہین خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے اس نیک بخت بی بی کو ہدایت نیک نصیب کرے اور اس کے دلی مرادین بر لاوے آمین یارب العالمین۔ راقم م ۰ ر ۱

از بٹالہ ضلع گورداسپورہ

رفیق ہند لاہور

اس بے نظیر اخبار کے تین چار پرچے ہمارے نظر سے گذرے جہان تک ہم نے ان کو غور سے دیکہا ہی ثابت ہوا کہ تعلیم یافتہ ہندوستان مین ملک پنجاب سب کا (لیڈر) پیش رو ہے یہان سے اخبار یہان سے پیریاڈیکل (رسالجات) یہان سے تعلیمی کتب سب بجائے خود ایسے نمونے ہین جنکی پیروی کل ہندوستان مین جلدی سے یا دیری سے ہوتی جاویگی اس پاکیزہ اخبار کی ترتیب ان تمام ایشیا تک نمایشون سے پاک ہے جو صرف مہمل اور فضول ہین اسکی زبان اس ترقی یافتہ اردو کی نظیر ہے جس کو پیریاڈیکل لٹریچر کہلانے کا فخر ہے اور جو آیندہ ایجوکیٹڈ انڈیا کی تحریری اور تقریری زبان ہونے والی ہے اس مین نہ دلی اور لکھنو والی زبان کے طرح شوخی اور پیچیدگی ہے نہ الفاظ کی تختہ بندی کی رعایت سے عمدگی خیالات کا خون ہے جو انتہا درجہ کی فصاحت ہے سو محض

عمدگی خیالات کو سادگی کے ساتھ بآسانی ادا کرنے
مین نمایان ہے اس اخبار کی پالسی بے تعصبی اور
آزادگی مین خود اپنی مثل ہے اس کے کارپنڈنٹ
بھی ماشاءاللہ اپنی لیاقت اور پاکیزہ خیالات
مین ایڈیٹر کے برابر ہین اس اخبار کو کوئی چیز ایسی
نہین جس پر کچھ حرف اسکے ایڈیٹوریل کارسپانڈنس
خبرین سب کے سب نہایت برجستہ ہین اس اخبار
کے دیکھنے سے ہمین یہ آرزو ہوتی ہے کہ کاش
ہمارے جنوبی ہندوستان کے بڑے بڑے شہرون
مین بھی اس صفت کا ایک ایک اخبار شایع ہوا کرے
جس کو پڑھنے سے مسلمانون کے خیالات ترقی
پر آئین عمدہ اور مفید معلومات ان کے دل و دماغ
مین روشنی پھیلاوین مگر یہ کہان سے ہو سکے محروم
علی چشتی تو ایک ہین اور ہندی مسلمانون کے
موجودہ حالت یہ امید ہرگز نہین دلاتی ہے کہ
متعدد محرم علی چشتی جابجا پیدا ہوویں غرض ہمکو
بالفعل اتنا کہنا برموقع معلوم ہوتا ہے کہ شایقین
اخبار اور وہ صاحبان جو کبھی اردو اخبار دیکھنے
کا شوق رکھتے ہین اس بے نظیر اخبار کا ایک پرچہ
جناب محرم علی چشتی صاحب ایڈیٹر اخبار رفیق
ہند لاہور سے درخواست کرین اور اس کے مشتری
بن کر اس اخبار کے مطالعہ سے خود بھی فائدہ
اٹھاوین اور اپنے دوستون کو اس کی خریداری
کی ترغیب دین اس اخبار کی سالیانہ قیمت بارہ
روپیہ ہین صاحبان اخبار کو اپنے اپنے اخبار دن
کی ترقی کرنے اور اخبار چلانے کی پالسی سیکھنے کے
لئے اخبار رفیق ہند ایک عمدہ نمونہ ہے اس اخبار
کے پڑھنے والے اس آرزو سے بے نیاز ہو جاتے
ہین جو عمدہ انگریزی اخبار کے مطالعہ کے لئے ہوتی
ہے اخیر پر ہم یہ آرزو کرتے ہین کہ ہندوستان
کے اردو خوان ذی مقدور صاحبان اس اخبار
کی تائید زر چندہ سے بخوبی فرماوین فقط۔

پادری صفدر علی صاحب متوجہ ہون

کرم فرمائے بندہ حامئ دین متین جناب منشی محمد شریف
صاحب دام لطفہ۔ بعد سلام مسنون گذارش ہے
کہ منشی صفدر علیصاحب عیسائی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
بہندارہ ملک متوسط نے جو ۸ رمی ۱۸۸۴ء اخبار
نور افشان جلد ۱۴ مین اشتہار طبع کرایا تہا اوس کے
جواب مین جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب نے
ایک اعلان ضروری اپنی اخبار صداقت آثار مین
طبع کے لئے بہیجا تہا جو تاریخ ۵ رشعبان المعظم ۱۳۰۱
ہجری نمبر ۲۲ جلد ۱۳ مین آپنے طبع فرمایا ہے اور
ایک اشتہار جناب مولانا موصوف نے اخبار نور
افشان مین طبع کے لئے ۴ رجون ۱۸۸۴ء مین بہیجا
اور اس کے ساتھ ایک پوسٹیج اسٹامپ نصف آنہ
کا رکھہ کر تحریر فرمایا تہا کہ اگر چھاپنا منظور نہو تو
بذریعہ اس اسٹامپ کے واپس کر دیجئے۔ اس کے
بعد یکم جولائی سنہ حال کو پھر ایک خط انگریزی
مین بخدمت ایڈیٹر صاحب نور افشان اسٹفسار
حال مین بہیجا گیا مگر اسوقت تک ایڈیٹر صاحب نے کچھ جواب

نہین دیا جسطرح پادری صفدر علی صاحب نے مولانا
ممدوح کے خط کا جواب نہین دیا جسکی نقل آپ کے
اخبار مطبوعہ ۵ رمضان المبارک ۱۳۰۰ھ نمبر ۲۵
مین چھپی ہے اسی طرح پادری ایم ویری صاحب
ایڈیٹر نور افشان نے اسکے چھاپنے مین تامل کیا
ہم نہین جانتے کہ امر حق کے اعلان مین کسوجہ سے
تامل کیا جاتا ہے پادری صفدر علی صاحب نے
اپنے عریضہ نیاز مین کسقدر اپنا زور و شور دکھایا
ہے اور عوام پر یہ بات ثابت کرنا چاہی ہے کہ
ہم اپنے اعتراضون کا جواب علمائے اسلام سے طلب
کرتے ہین مگر کوئی جواب نہین دیتا اسوقت جناب
مولانا صاحب ممدوح نے بہ نظر اونکی خیر خواہی اور
مشتاق جواب ہونے سے نہایت مسرت سے بذریعہ
خط مذکورہ بالا سے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ
نیاز نامہ سے ہر ایک مبحث پر جداگانہ گفتگو کرین
تاکہ ہر ایک بات کا کامل طور سے تصفیہ ہو جاے مگر
ہم کو حیرت ہے کہ باوجود ایسے دعوے حق جوئی اور
اشتیاق جواب کے پادری صاحب بالکل خاموش
ہین مصرعہ۔ ہیبت حق است این از خلق نیست۔
ہم مناسب سمجھتے ہین کہ اگر پادری صاحب مستعد ہو کر
مولانا صاحب ممدوح سے ہر ایک امر کو طے کر لین تو
خاص و عام پر امر حق کا اظہار ہو جائیگا اور جو سوال
برس سے اپنے جوابات کا انکار کر رہے اسکا بھی
دفع نہایت خوبی سے ہو جائیگا اگر پادری صاحب
اسوقت مستعد نہ ہوے تو ہر ایک پر یہ بات واضح
ہو جائیگی کہ پادری صاحب کی وہ جواب طلبی اور
لاجوابی سے دعوے محض عوام مین اپنی لیاقت
دکھانے کے لئے تھے بہت سے پادری گفتگو سے
بچنے کے لئے یہ آڑ نکالتے ہین کہ مہذبانہ گفتگو ہین
ہوتی یہان پر پادری صفدر علی صاحب کا یہ عذر
بھی نہین چل سکتا کیونکہ مولانا صاحب کی تحریر
ایسی شستہ اور مہذبانہ ہوتی ہے کہ باید و
شاید چنانچہ رسالہ "آئینہ اسلام" جو مولانا صاحب
نے ان کی خدمت مین بھیجا ہے میرے اس دعوے
کا سچا گواہ ہے ایسی حالت مین گفتگو سے اعراض
کرنا اہل انصاف کے نزدیک بجز حق پوشی کے
اور کیا ہو سکتا ہے البتہ اگر آئینہ اسلام دیکھکر
امر حق نے پادری صاحب کے دل پر اثر کیا ہے
(اور خدا ایسا ہی کرے) اسی وجہ سے سکوت ہے
تو سبحان اللہ بید بزرگ کلمہ پڑھتے چلے آئین دروازہ
رحمت بھی کھلا ہے اب مین اس اشتہار کی نقل
آپ کی خدمت مین بھیجتا ہون تاکہ آپ اس مضمون
کے ساتھ اوسکو بھی درج اخبار فرماکر بندہ کو
ممنون فرمائین والسلام

خاکسار چودہری مولی بخش
لکامپور۔ توپخانہ بازار کہنہ

نقل اشتہار

منشی صفدر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اپنے
اشتہار مطبوعہ ۸ مئی ۱۸۶۷ء مین تحریر کرتے
ہین کہ ۱۸۶۷ء سے نیاز نامہ شایع ہے مگر اسوقت

تب بجز تیمۃ الوداد اور خیر المواعظ کے اور کوئی تحریر دیکھی نہین گئی جسمین نیاز نامہ کا پورا جواب یا اسکے کسی مطلب پر کچھ لکھا گیا ہو البتہ سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی کی تصانیف مین کچھ مضامین پائے جاتے ہین اور یہ بھی سنا ہے کہ کانپور مین کسی صاحب نے کچھ لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ رسالہ آئینہ اسلام ان کے پاس بھیجا گیا ہے جسمین نیاز نامہ کے بہت سے شکوک کا جواب ہے اور سنہ ۱۲۹۰ ہجری وغیرہ مین اخبار منشور محمدی سے پندرہ سولہ پرچون[1] مین بابت مسئلہ جہاد اور قرآن مجید کے مفصل بحث کی گئی ہے اون کو بھی دیکھنا چاہیے اس کے علاوہ منشی صاحب سے اصل اعتراض کا (یعنے قرآن مجید باوجود مصدق ہونے کتب سابقہ کے اون سے مخالفت رکھتا ہے) جواب مولوی رحمۃ اللہ صاحب اور ڈاکٹر وزیر خان صاحب کے تحریر مین موجود ہے ڈاکٹر صاحب سے وہ خطوط ملاحظہ طلب ہین جو منشی فتح محمد صاحب کے مقابلہ مین لکھے گئے ہین۔

اس کے بعد منشور محمدی وغیرہ مین یہ بات اچھی طرح بیان کی گئی کہ قرآن مجید اس مجموعہ بائبل کا مصدق نہین ہے مثلاً ایک مضمون مولوی فقیر محمد صاحب کا جو سنہ ۱۲۹۱ھ جلد ۳ نمبر ۱۰ وغیرہ منشور محمدی مین چھپا ہے اور جلد ۱۳ نمبر ۲ وغیرہ مین ایک تبصرہ ہے جس مین ان آیات سے معنے بیان کئے ہین جن سے منشی صاحب تصدیق کرتے ہین ان تحریرات سے منشی صاحب کے دعوی کی غلطی بخوبی ثابت ہوتی ہے اس سے قطع نظر جو مخالفتین نیاز نامہ مین بیان کی گئی ہین ان مین سے بعض کے جوابات کو مفصل ہمارے علمانے دی ہین مثلاً پہلا، اختلاف رسالہ اصح الاحادیث فی ابطال التثلیث اور راز الالوہام مین تالیف نیاز نامہ سے پیشتر اور اظہار الحق اور دعوۃ الحق وغیرہما مین اس سے بعد محققانہ طور سے ثابت کیا گیا ہے کہ کتب سابقہ سے الوہیت مسیح ثابت نہین ہوتی پھر منشی صاحب نے اس سے جواب مین ایک حرف بھی نہین لکھا صرف نیاز نامہ مین اس دعوے پر کفایت کی ہے کہ انجیل مین اسکی تصریح ہے۔ ہم نہین سمجھتے کہ کوئی حق پسند باطل شدہ دعوے کو بغیر جواب ابطال نقل کرکے ایسا بڑا دعوی کرے جیسا منشی صاحب کرتے ہین۔ حق جوئی کا مقتضا یہ تھا کہ جو تحریرین قبل نیاز نامہ سے ان کی دعوے کو باطل کرتی ہین ان کا شافی

حاشیہ [1] نمبر ۱۹ - جلد ۲ - ۱۲ رجب سنہ ۱۲۹۰ ہجری
نمبر ۳۴ ایضا
نمبر ۳۵ ایضا
نمبر ۶ جلد ۳ سنہ ۱۲۹۱ھ
نمبر ۱۴ ایضا
نمبر ۱۵ ایضا
نمبر ۱۶ ایضا
نمبر ۱۹ ایضا
نمبر ۲۰ ایضا
نمبر ۱ جلد ۴ سنہ ۱۲۹۲ھ
نمبر ۱۱ ایضا
نمبر ۱۳ ایضا سنہ ۱۲۹۳ھ
نمبر ۱ جلد ۵
نمبر ۱۱ ایضا

جواب نیاز نامہ مین دیتے اور جو تحریرین اوس کے
کسی مضمون کے جواب مین بعد کو لکھی گئین اون کا
جواب کسی دوسری تحریر مین دیا ہوتا مگر اس
سے اور سید ہے روش سے منشی صاحب نے
بالکل اعراض کیا ہم نہین کہہ سکتے کہ اسکی کیا وجہ
ہے اہل انصاف خود غور فرمائین اسپر تعجب یہ ہے
کہ اشتہار مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ منشی صاحب
اپنے شکوک کی جوابات سے نہایت متمنی اور
خواہشمند ہین اگر یہ اظہار تمنا واقعی ہے تو تحریرات
محولہ پر کیون نظر نہین کیگئی اسکے علاوہ نیاز نامہ
کا پورا جواب لکھا ہوا میرے پاس موجود ہے
مگر ابتک چھپنے کی نوبت نہین آئی ہے بعد طبع منشی
صاحب کے خدمت مین پیش کیا جاویگا بالفعل اگر
منشی صاحب کا جی چاہے تو جو تحریرین نیاز نامہ کے
نسبت میرے مشتہر ہوچکے ہین ان کی نسبت
منصفانہ طور پر کچھ تحریر کرین اور اگر ان سے علاوہ
کسی دوسری بحث کا جواب چاہین تو بذریعہ خط
مجھے اطلاع دین۔ مین اوسکا جواب لکھکر بھیجدونگا
میری بڑی خواہش یہ ہے کہ منشی صاحب ایک
ایک بحث پر گفتگو کرین کیونکہ اس طور کی گفتگو
مین کوئی پہلو رہ نہین سکتا۔ فقط۔

اعلام عام

تمام وہ اشخاص جو مکہ معظمہ کو حج کرنے کے لئے جایا
چاہتے ہین ان کو جدے مین جانے کی اجازت ملنے
سے پیشتر بحکم سلطان ترکی جزیرہ کامران مین

دس یوم کارنٹین قرنطین کے لئے متوقف رہنا
پڑیگا اور اس مدت مین حاجیون کو اپنے اخراجات
خود اٹھانے پڑینگے اسلئے حاجیون کو چاہیے
کہ اپنا اپنا گھر اوسوقت چھوڑین جبکہ اپنا بندوبست
اچھی طرح سے کرلین اور ایسے وقت چلین کہ پورے
دنون تک کامران مین رکے رہنے سے بعد وقت
معتبرہ پر مکہ معظمہ پہونچ جائین کامران کے قرنطین
مین رہنے سے وقت سلطنت ترکی حاجیون سے
ایک محصول لیگی جو حاجیون کے اخراجات کے
علاوہ ہوگا جو جہاز کو کارنٹین نہ کرکے نکل جائیگا
اس سے حاجیون کو جدے کی زمین مین اترنے نہ
دیا جاویگا۔

اس لئے حاجیون کو ہشیار کر دیا جاتا ہے کہ وہ روانہ
ہونے سے پہلے دیکھ لین کہ ان کے پاس اسقدر
روپیہ ہے کہ جو کو کارنٹین اور حج اور بعد حج
ہندوستان کو لوٹ آنے کے اخراجات کو کافی
ہو؟۔

عبدالرزاق اسلامی سفیر جدہ سے واپس کا نعل
ظاہر کرتے ہین کہ ہر ایک حاجی کو چاہیے کہ ہندوستان
سے روانہ ہونے سے پہلے دیکھ لے کہ جدے تک کے
جہاز کا کرایہ دیدینے کے بعد کم از کم تین سو روپیہ
اس کے پاس موجود ہے جدے مین بحکام انگریزی
سے زر نقد کی تائید کچھ بھی نہین ملیگی۔
حج کو جانیوالون کو چاہیے کہ بمبئی مین محافظہ حجاج
کے آفیس سے اور دیگر لنگرگاہون مین عہدہ دار

لگیگا سے اس خبر کو تحقیق کرلین کہ جہاز پر روانہ ہونے
سے لئے سب سے اخیر بے خطر تاریخ کونسی ہے ۔؟
دستخط اے کمینتری
سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا
حسب الاجازت ہز اکسلنسی گورنر انگوسنل
ہوم ڈیپارٹمنٹ سیتری شملہ ۳ جولائی ۱۸۸۶ء

بقیہ سوالات سابق

ذرا مہربانی کرکے اسی قرینہ سے ذات احمدی کو
بھی تسلیم کرتے جائیے کیونکہ جب دو مقام اول و دوم
تسلیم کرلئے تو اب تیسرے مقام کو قبول نہ کرنا
اور اسکا منکر رہنا آپ لوگون کی بے دینی و گمراہی
وحسد پر دال ہے کہ اس صورت مین اہل انصاف
وخدا ترس لوگ آپ صاحبون کو یہود سے نسبت
دے سکتے ہین اور واقعی بمقابلہ دین اسلام پادریون
زمانہ کو یہود سمجھنا کسی قسم کا مبالغہ نہین ہے ۔
کیونکہ تمام یہود حضرت عیسیٰ سے معجزات و ظہور قدرت
خدا دیکھتے رہے مگر اپنی ازلی شقی ہونیکی وجہ سے
وہ حضرت عیسیٰ کو کاذب و مفتری سمجھتے اور ہمیشہ
ستاتے رہے ایسے ہی آپ عیسائی لوگ پیغمبر
عرب علیہ السلام کی بشارتین کتب سماویہ مسلمہ
خود مین پڑھتے ہوا ور پھر وہی اندھا دھند انکھون
مین چھائی رہتی ہے دیکھو حبقوق علیہ السلام کی
دعا اور پیشین گوئی جو صدر سوال مین لکھ چکا
ہون اور موسیٰ علیہ السلام کی پیشین گوئی جو
دونون انبیا نے نسبت فاران کی کی ہین کیسے عمدہ
اور صاف طور سے پوری اور واقع ہوئین کہ مخالفین
بھی قرار واقعی اقرار کرتے ہین یعنے حضرت موسیٰ نے
فرمایا تھا کہ خداوند فاران پر دس ہزار قدسیون سے
ساتھ جلوہ گر ہوا تو دیکھو صاحب تاریخ کلیسا جو سخت
دشمن اپکا ہے اقرار کرتا ہے کہ محمد صاحب نے دس
ہزار فوج کی ساتھ پرچڑھائی کی اور جیسے کہ رسولون
کی حساب سے حبقوق علیہ السلام اس رسول کی
کی بشارت دیتے اور دعا دیتے ہین تو اوسی
طرز اور رسولکی حساب سے وہی صاحب تاریخ کلیسا
مذکور اس پیشین گوئی کو آپ پر پوری کرتا ہے
سبحان اللہ یہ بھی ایک معجزہ آپ کا ہے کہ آپ کا
دشمن آپکی نسبت سچا اقرار کرتا ہے سچ ہے حق
ہمیشہ غالب رہتا ہے ۔
کیون حضرت جبکہ فی الحقیقت آپکی رسالت ثابت ہوتی
ہے اور تمہاری ہی اقرار سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے
کہ آپ نے دس ہزار قدسیون کے ساتھ فاران
پر جلوہ گری یا چڑھائی کی یعنے آپ نے اپنے حملہ
سے بموجب تصدیق کتاب مبقوق زمین مکہ کو معمور
کیا تو پھر کس واسطے حق سے چشم پوشی کیجاتی
ہے اب تم ہم کو یہ تو بتاؤ کہ فاران سے آتشی
شریعت کون سی اور کب ظاہر ہوی اور مثل
توریت و انجیل کے کس نئی شریعت کا اعلان ہوا
قرآن کس پر نازل ہوا ۔ المولف

جو آئے آپ پیچھے سے دوبالا مرتبہ پایا
ہراول شاہ کی لشکر مین آگے آگے چلتے ہین ۔

تعجب ہے کہ باوجود اس کے کہ ایک ہی آیت مین ایک ہی لفظ سے تین جگہ خدا کا جدا جدا ظاہر ہونا بیان ہوا ہے اور اس ظاہر ہونے سے مقام اول و دوم تسلیم بھی کر لیا گیا ہے تو پھر مقام سوم پر کیون نہین ایمان لایا جاتا۔

سوال ۳ یسعیاہ ۴۲ باب ۱۔ دیکھو میرا بندہ جسے مین سنبھالتا میرا برگزیدہ جس سے میرا دل راضی ہے مین نے اپنی روح اسپر رکھی وہ قومون کے درمیان عدالت جاری کرائیگا۔ ۲ وہ نہ چلائیگا اور اپنی صدا بلند نہ کریگا اور اپنی آواز بازارون مین نہ سنا دیگا ۳ وہ عدالت کو جاری کرائیگا کہ وایم رہی۔ ۴ اسکا زوال نہ ہوگا اور نہ مسلا جائیگا جب تک زمین کو زمین پر قایم نہ کرے اور بحری ممالک اوسکی شریعت کی راہ تکین ۵ خداوند خدا جو آسمانون کو خلق کرتا اور رہنین تانتا جو زمین کو اور انہین جو اسمین نکلتے ہین پھیلاتا اور ان لوگون کو جو اسپر ہین سانس دیتا اور ان کو جو اوسپر چلتے ہین روح بخشتا یون فرماتا ہے ۶ مین خداوند نے تجھے صداقت سے لئے بلایا مین ہی تیرا ہاتھ پکڑونگا اور تیری حفاظت کرونگا اور لوگون کی عہد اور قومون کی نور سے لئے تجھے دونگا۔ ۷ کہ تو اندھون کی آنکھین کھولے اور بندیون کو کوٹھری سے نکالے اور ان کو جو اندھیری مین بیٹھے ہین قید خانہ سے چھڑا وے ۸ یہوواہ مین ہون یہ میرا نام ہے اور اپنی شوکت دوسرے کو نہ دونگا اور اپنی ستایش کھودی مورتون کو نہ پہنچونگا ۹ دیکھو تو سابق مین پیشین گوئیان برآئین اور مین نئی باتین بتلاتا ہون اوس سے پیشتر کہ واقع ہون مین تم سے بیان کرتا ہون ۱۰ خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ ای تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور تم جو اسمین بستے ہو ای بحری ممالک اور انکی باشندو تم زمین پر سر تا سر اوسکی ستایش کرو ۱۱ بیابان اور اوسکی بستیان قیدار کی آباد دیہات اپنی آواز بلند کرین گے سلع کے بسنے والے ایک گیت گاوین گے پہاڑون کی چوٹیون پر للکارین گے ۱۲ وے خداوند کا جلال ظاہر کرین گے بحری ممالک مین اوسکی ثنا خوانی کرین گے انتہی۔

سلہ احمد و محمد و محمود ۱۲۔

سلہ قیدار ایک فرزند فرزندان اسماعیل علیہ السلام سے ہین اونکی اولاد عرب مین آباد ہین ہماری نبی کریم ایسے خاندان سے ہین ۱۲۔

سلہ جب اپنی دعوت بوجہ احسن کمال کو پہونچی اور دین الٰہی بھی صورت سے استوار ہوا تب آیت نازل ہوی الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی الآیہ۔ بعد نزول اس آیت کے آپنے سب کو آگاہ کیا کہ اب ہمارا دنیا سے عنقریب کوچ ہونیوالا ہے ۱۲۔

اعتذار

ہمارے کارخانہ کے ملازمون کو بہ باعث عید الفطر دو روز کی تعطیل ہوی تھی لہذا ہمارا اخبار اس ہفتہ مین وقت پر شایع نہین ہوا امید ہے کہ ہمارے ناظرین اخبار اس عذر کو بجا تصور فرماوینگے العذر عند کرام الناس مقبول۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔